

(1)

میر انیس کی مرثیہ نگاری

(انیس کے کربلائی) میر میر علی انیس کربلائی اردو مرثیے کے ایک
عظیم شاعر ہیں انکی پیدائش 1802 عیسوی میں فیض آباد میں ہوئی اور
انے ایک تعلیم یافتہ اور شاعرانہ ماحول میں آنکھیں کھولیں کمسن میں
بی اپنے والد میر مستحسن یافتہ اور شاعرانہ میں آنکھیں کھولیں کمسن میں
بی اپنے والد میر مستحسن خلیق کے ساتھ لکھنؤ چلے آئے یہاں تا صوبہ عظمیٰ سے
خری اور مدارس کی تعلیم حاصل کی شہ سواری اور سپہ گری میں بھی مہارت

- میر انیس -

میر انیس نے شاعری کی ابتدا اگرچہ غزل گوئی سے کی

لیکن اپنے بزرگروں کی نصیحت سے وہ میدان مرثیہ گوئی میں اترے اور
اس فن میں وہ کمال پیدا کیا مگر کربلائی مرثیے کو باج عروج پر پہنچا دیا۔
یہ پہنچائی ہے کہ واقعہ کربلا میں جتنے سانحے رونما ہوئے وہ تاریخ کی

کتابوں میں نہیں ملے، صرف اشارے ملے ہیں۔ انیس جیسے فن کا اور

نے ان اشاروں کو اپنے تخیل سے ایک مربوط تاریخ بنا کر پیش کر دیا۔

کربلائی مرثیہ گوئی میں انیس نے درست مہارت کی، مختصر یہ کہ

میر انیس نے کربلائی مرثیہ گوئی کے سیارے اردو شاعری کو قوت دیا

مطلقاً اور غیر استناد کی بات دینے سے پہلے کو واقعہ

کربلائی مروط اور وسیع تاریخ کا مطالعہ آپ میر انیس کے کربلائی مرثیے

میں ہی کر سکتے ہیں۔ اردو شاعری کو اگر زبان سیکھنی ہو تو انیس

سے بہتر استاد آیا کو نہیں۔ علی گھاٹ انیس کو معلوم ہے کہ ایک
 قرآن کو گوہر کی پتھر مہندی کہے۔ نحسی جاسکتی ہے۔ ایک پھول سے
 مگھوں کو سو رنگ سے کہے۔ بانہ ہا جاسکتا ہے۔ جو کبھی عیب ہوئی ہے
 وہی ابرو کے لیے حسن کہے بن جاتی ہے۔ غرض شاعری اور زبان
 دانی میر انیس کو وقتے میں ملی تھی۔ فن کے سادہ فکر میں دانشورانہ
 و بیضامات ہی انیس کے کربلائی مرثیے کا طرہ امتیاز ہے۔

میر انیس نے شاعری میں کربلائی مرثیے اور رباعیات
 لکھ کر وہ شاعرانہ مہارت دکھائی کہ ناقدرین آج میر، غالب اقبال
 اور انیس کا مربع قائم کر کے ایک ہی دوسرے سے ہم نوا کرنا نہیں آسکتے
 ہیں۔

انیس کا فن مرثیہ نگاری کا فن بہادر بیوا اور انیس
 نے اس میں امتیازی بلند مقام حاصل کیا۔ انیس کا فن مرثیہ نگاری کے
 دائرے سے بھی باہر نکلا اور دیگر اصناف شہرے سافے بویک چہلینچ خود اپنا
 تاریخ، تحقیق، مزید، سماج، سیاست اور احوال و عادات کی ایک ایسی
 بارگاہ یا بیان ہیں فکر و فن کے ایسے نمونے ہیں جسے قشبیات استعارات
 علامات صنی تعلیل، فلوا و دوا و اف جیسی شعری ضربت لفظ اور
 محاوروں کی نسبت و بہر خاصیت کے وہ جوہر دکھائے آج اف کے
 کربلائی مرثیوں کے فن پر بہت کرنا چوتھے ان کی شاعرانہ علمت قائم
 کرنا ہی بات آئی ہے۔ تو اردو کا پورا شعری سرمایہ بھروسے سے
 ہے۔ تو اردو کا پورا شعری سرمایہ بھروسے سے

اردو شاعری کے بھر کا رواں ، میر مراد ، موصی ، ذوق ، اقبال سب سے

شعری بیتر سندی ایک دائرہ بنا لینی ہے اس دائرے میں ہی انیسویں کی شعری
 واپس آکر انفرادی ساخت بنا لینی ہے۔
 بیتر سندی ہے مگر انیسویں کے مرتبے کا سرچشمہ مذہب مزور ہے۔ لیکن یہ برقی

شاعری اس لیے ہے کہ ان کے بیان عشق اور جذبے کی کارروائی سے لفظوں کو

شعری زبان دینے کا طریقہ جو انیسویں کے داغ لکھا اس میدان میں اردو کی شام

ان کی پھری نہیں آتا۔ بھری شاعری کی پہچان صرف موضوع ہی نہیں

تخیل کی بلندی ، وسعت اور گہرائی فکر و جذبے کی صداقت زبان کی ساز

کو سو بنانے کی سکت مانوس جلووں میں اٹھائیں ، اجنبی مناظر

میں مانوسیت کا رنگ ، یہ سب خاص عناصر شعری ہیں۔ شعری موضوعات

میں سماج ، سیاست ، مذہب اور اخلاق کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن دیکھنا

یہ ہوتا ہے کہ شاعر نے زندگی کی حقیقی معنویت اور کامنات کے اسرار کا

انکشاف کس چابک دستی سے کیا ہے۔

Shahjira